ٹورانٹو ۔ کینیڈا

پندرہ روزہ

الہلال

قیمت ۵۰ سینٹ

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

۲ شوال ۱۴۰۶ھ
۱۰ جون ۱۹۸۶ء

جلد نمبر ۱۵
شمارہ نمبر ۶

عید الفطر اور اس کے احکام

اسلام نے مسلمانوں کی اجتماعی اور دینی خوشی منانے کے لئے دو دن مقرر کئے اور دراصل یہی مسلمانوں کے دو اسلامی تہوار ہیں۔ پہلی شوال کو عید الفطر کا دن اور دسویں ذوالحجہ کو عید الاضحیٰ۔ عید الفطر مسلمان اس لئے مناتے ہیں کہ خدا نے اپنے بندوں کے لئے رمضان میں جو عبادتیں مقرر کی تھیں ان سب کو خدا کی توفیق سے ادا کر چکے ہیں کامیاب ہو گئے اور عید الفطر منانے کا حق انہیں کو ہے جو اس خوشی کو دینی بنیاد پر کہہ سکیں۔

اور عید الاضحیٰ حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام کی عظیم ترین قربانی کی یادگار ہے جس کو مسلمان محض اس لئے مناتے ہیں کہ وہ یہ عہد کریں کہ وہ اپنا سب کچھ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ اسلامی تہوار محض اجتماعی خوشی منانے کے دن نہیں بلکہ وہ عبادت کے دن بھی ہیں جو دیگر مذہبوں کے تہواروں کے لئے شریعت نے کچھ مخصوص عبادتیں مقرر فرمائی ہیں۔

عید الفطر کے مسنون کام

اس دن دو کام مسنون ہیں۔

۱۔ صفائی ستھرائی اور آرائش و زیبائش کا پورا اپورا اہتمام کرنا۔ غسل کرنا، مسواک کرنا اور خوشبو وغیرہ کا استعمال کرنا۔

۲۔ اپنے سب سے عمدہ لباس جو میسر ہو زیب تن کرنا چاہے نیا ہو یا دھلا ہوا۔

۳۔ صبح سویرے اٹھنا۔

۴۔ عید گاہ میں اول وقت پہنچنا۔

۵۔ عید گاہ روانہ ہونے سے قبل صدقہ فطر ادا کرنا۔

۶۔ عید گاہ جانے سے قبل کوئی میٹھی چیز کھانا۔

۷۔ عید گاہ میں عید کی نماز ادا کرنا۔ بلا عذر عید گاہ میں ادا نہ کرنا سنت کے خلاف ہے۔

۸۔ ایک راستے سے عید گاہ جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا۔

۹۔ راستے میں آہستہ آہستہ یہ تکبیر پڑھنا:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

نمازِ عید کا حکم

عید کی دو رکعت نماز واجب ہے اور نماز عید کی صحت اور وجوب کے لئے وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کیلئے ہیں لیکن نماز عید کے لئے خطبہ شرط نہیں ہے نیز جمعہ کا خطبہ فرض ہے اور عیدین کا خطبہ مسنون ہے۔

نمازِ عید کی نیت اور ترکیب

نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز عید الفطر واجب چھ زائد واجب تکبیروں کے ساتھ، تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لے اور ثنا پڑھے اور پھر تین زائد تکبیریں کہے، ہر بار ہاتھ اٹھائے اور چھوڑ دے البتہ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لے۔ تیسری تکبیر کے بعد تعوذ اور تسمیہ پڑھ کر سورہ فاتحہ پڑھے کوئی سورت ملائے پھر حسب معمول رکوع و سجدے کرے دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہو۔ دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے تین زائد تکبیریں کہے ہاتھ کانوں تک اٹھا کر چھوڑ دے۔ چوتھی تکبیر کہہ کر رکوع میں جائے بقیہ نماز پوری کرے۔

نمازِ عید کا وقت

سورج کی روشنی اچھی طرح پھیلنے اور تیز ہونے کے بعد سے شروع ہوتا اور زوال آفتاب تک رہتا ہے لیکن مستحب یہ ہے کہ نماز عیدین میں جلدی کی جائے۔

نماز عید کے لئے اذان اور اقامت مشروع نہیں ہے۔ عید گاہ میں یا جس مقام پر عید کی نماز پڑھی جا رہی ہو وہاں کوئی اور نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ عید کی نماز سے پہلے بھی اور بعد بھی۔ عید کی نماز قرأت جہر سے واجب ہے اور ان سورتوں کا پڑھنا مسنون ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے۔ آپ کبھی سورۃ الاعلیٰ اور سورۃ الغاشیہ پڑھتے تھے اور کبھی "ق" اور سورۃ القمر پڑھا کرتے تھے۔ عید کا خطبہ نماز عید کے بعد پڑھنا سنت ہے اور عید کا خطبہ سننا واجب ہے۔

صدقۂ فطر

فطر کے معنی روزہ کھولنے کے ہیں۔ رمضان کے روزے ختم ہونے پر جو روزہ کھولنے کی خوشی اور روزوں میں جو چھوٹی موٹی کوتاہیاں ہوئی ہوں ان کا کفارہ ادا کرنے کے لئے جو صدقہ ادا کیا جاتا ہے اس کو صدقہ فطر کہتے ہیں جس سال مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض ہوئے اسی سال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو صدقہ فطر ادا کرنے کا حکم بھی فرمایا۔

صدقہ فطر کی ایک حکمت تو یہ ہے کہ رمضان کے روزوں میں تمام آداب و شرائط کا اہتمام کرنے کے باوجود انسان سے جو کوتاہیاں سرزد ہو جاتی ہیں صدقہ فطر سے ان کی تلافی ہو جاتی ہے اور صدقہ فطر ادا کرنے پر توقع ہوتی ہے کہ روزے کو حق تعالیٰ قبول فرمائے گا۔

دوسری حکمت یہ ہے کہ سوسائٹی کے نادار اور غریب افراد بھی دوسروں کے ساتھ اچھے کھانے پینے اور خوشی میں شریک ہو سکیں۔ تمام مسلمانوں کے ساتھ عید گاہ جا سکیں۔ عید کا اجتماع بھی عظیم الشان ہو اور یہ مسلمانوں کی کثرت ہے جو اسلام کی شان و شوکت کا اظہار ہے۔ عید کا دن مسلمانوں کی اجتماعی خوشی کا دن ہے اور اللہ دین اسلام کی شان و شوکت کا اظہار مسلمانوں کی کثرت اور عظیم اجتماعیت کے ذریعے کیا جاتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے، حضرت ابن عباس کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کو فرض فرمایا ہے جو روزے دار کو لغو و گندی اور بے ہودہ باتوں سے پاک کر دیتا ہے اور مساکین کے لئے کھانے پینے کا سامان ہو جاتا ہے پس جس شخص نے نماز عید سے پہلے صدقہ فطر ادا کیا تو وہ صدقہ مقبول ہے اور جس نے نماز کے بعد ادا کیا تو وہ عام صدقات میں سے ایک صدقہ ہے (ابو داؤد، ابن ماجہ)

صدقۂ فطر کا حکم

صدقہ فطر ہر اس خوشحال مسلمان پر واجب ہے جس کے پاس اس کی اصلی ضرورتوں سے زیادہ اتنی قیمت کا مال و متاع ہو جس پر زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔

صدقہ فطر واجب ہونے کا وقت عید الفطر کی صبح صادق طلوع ہونے کا وقت ہے لہٰذا جو شخص اس وقت سے پہلے فوت ہو گیا یا کوئی دولت مند ضرورت مند ہو گیا اس وقت سے قبل دولت سے محروم ہو جائے تو اس پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے اور جو بچہ طلوع فجر سے پہلے پیدا ہو تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے اور جو شخص طلوع فجر کے بعد مشرف بہ اسلام ہو جائے یا طلوع فجر کے بعد کوئی بچہ پیدا ہو تو ان سب پر صدقہ فطر واجب نہیں۔ ہاں جو شخص طلوع فجر سے پہلے دولت مند ہو گیا یا خوشحال ہو جائے یا کسی کافر کو طلوع فجر سے پہلے اسلام کی سعادت نصیب ہو جائے تو ان پر صدقہ فطر واجب ہے۔

صدقہ فطر ادا کرنے کا وقت نماز عید سے قبل ہے البتہ حکمت و مصلحت کا تقاضا یہی ہے کہ عید سے چند یوم قبل ہی ضرورت مندوں تک پہنچا دیا جائے تاکہ غریب اور خستہ حال لوگ اپنے کھانے پینے اور دوسری ضرورتوں کا انتظام کر کے سب کے ساتھ عید کی خوشیوں میں شریک ہو سکیں۔

عید کی نماز کو جانے سے پہلے صدقہ فطر ادا کر دینا مستحب ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد عالی ہے "جو شخص نماز عید سے قبل صدقہ فطر ادا کرے گا اس کا صدقہ صدقہ مقبول ہے اور جو شخص نماز کے بعد ادا کرے گا اس کا صدقہ تو عام صدقات کی طرح ایک صدقہ ہے" (ابو داؤد)

صدقۂ فطر کے مسائل

ہر شخص جو خوشحال ہو واجب ہے کہ وہ اپنی اور نابالغ اولاد کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرے اگر نابالغ اولاد صاحب مال ہو تو اس کی رقم سے ادا کرے ورنہ اپنے پاس سے ادا کرے اور بالغ اولاد اگر نادار ہو تو اس کی طرف سے بھی صدقہ واجب ہے اور اگر مالدار ہو تو واجب نہیں لیکن بطور احسان ادا کر دینا چاہئے تو جائز ہے۔

جو اولاد عقل و ہوش سے محروم ہو اور مجنون ہو اور مالدار بھی نہ ہو تو ان کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔

خوشحال مرد پر خدمت گار، بیوی اور بالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا بھی واجب ہے جو اس کی سرپرستی میں ہوں اور جن کی ضروریات کا وہ کفیل اور ذمہ دار ہو۔ باپ اگر فوت ہو جائے تو دادا کے لئے بھی وہی احکام ہیں جو باپ کے لئے ہیں۔ خوشحال خاتون پر صرف اپنی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب ہے۔ اپنے علاوہ کسی کی طرف سے بھی صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں ہے۔ نہ اولاد کی طرف سے، نہ ماں کی طرف سے، نہ باپ کی طرف سے اور نہ شوہر کی طرف سے۔

جس شخص نے رمضان المبارک میں کسی وجہ سے روزے نہیں رکھے اس پر بھی صدقہ فطر واجب ہے۔ صدقہ فطر واجب ہونے کے لئے روزہ رکھنا شرط نہیں ہے۔

اگر کوئی شخص کسی وجہ سے عید کے دن صدقہ فطر نہ دے سکا تو وہ معاف نہیں ہوا اس کو چاہئے کہ وہ بعد میں ادا کر دے۔

ایک شخص کا صدقہ فطر ایک نادار کو یا چند ناداروں کو دینا بھی جائز ہے اور چند لوگوں کا صدقہ فطر فقیروں یا ایک فقیر کو دینا بھی جائز ہے۔

صدقہ فطر میں گیہوں یا جو کے علاوہ کوئی دوسرا اناج مثلاً جوار، باجرہ، چنا، مٹر وغیرہ دینا چاہیں تو اس کی صورت یہ ہے کہ گیہوں یا جو کی قیمت کے بقدر دیں۔ اگر گیہوں یا جو کے بجائے ان کی قیمت صدقہ فطر میں ادا کر دیں تو یہ بھی درست ہے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ فقراء اور مساکین کے فائدے کو پیش نظر رکھا جائے اور جس چیز میں ان کا فائدہ محسوس ہو وہی دیا جائے۔

تم جس سے ملو آج کہو عید مبارک

عید مبارک

ملک کے دفاع کو نئے بجٹ میں سب سے زیادہ اہمیت دی گئی اس سال دفاعی پروگرام پر ۳۸ ارب ۶۱ کروڑ ۸۸ لاکھ روپے خرچ کئے جائیں گے، ڈٹو

نئے اقدامات سے اسمگلنگ اور بدعنوانیاں کم ہو جائیں گی

[illegible]

بیج، فرٹیلائزر یکم جولائی سے مل جائیں گے، رعایتی ڈیوٹی ہمراہ لائے گئے سامان کی جائے گی

[illegible]

بجٹ ایک نظر میں

[illegible]

بجٹ کی مراعات مبینہ جلسے جلوسوں کا نتیجہ ہیں۔ بے نظیر بھٹو

[illegible]

[illegible]

"نئے بجٹ میں بیروزگاری کے خاتمہ کیلئے کچھ نہیں کیا گیا"

[illegible]

محصور پاکستانیوں کی واپسی حکومت پاکستان کی ذمہ داری ہے، جنرل ارشاد

میری حکومت ان کو شہریت دینے کیلئے تیار ہے لیکن یہ لوگ پاکستان جانے کے لئے بضد ہیں

[illegible]

برسرروزگار ہر پاکستانی کا بیمہ

[illegible]

شاہراہ قراقرم محنت انسانی کا بہترین شاہکار ہے!

اسلام آباد اور کاشغر کو ملانے والی یہ شاہراہ غیر ملکیوں کے لئے کھول دی گئی

[illegible]

فراڈ کی حمایت میں ووٹ دینے والے لیگی ارکان کی تحقیقات کا حکم

[illegible]

ایشیائی عورتوں کے اسقاط حمل

وزیر صحت نے تحقیقات کا حکم دے دیا

[illegible]

برطانیہ سے بھیجے گئے جوتے بھی صاف کرینگے

[illegible]

جگجیت سنگھ چوہان

[illegible]

نور جہاں اور شوکت حسین رضوی میں مصالحت ہو گئی

[illegible]

شمالی امریکہ میں ایک دہشتگی تازہ ترین خبروں کی پہلی

ٹیلی فون نیوز سروس

[illegible]

عید مبارک

تازہ حلال گوشت • تازہ حلال مرغیاں

تازہ سبزیاں۔ دالیں

Madina HALAL meat and Grocery

East-West, Middle East Grocery and Spices

1063 DANFORTH AVE.
(BESIDE MADINA MOSQUE)
TORONTO, ONT. PH: 461-0404

مولانا تمیز الدین کیس میرے آبیڈر میں حتی الامکان غیر جانبدار رہونگا۔ ناصر چٹھہ

مسلم لیگ اور اسپیکر کے عہدے میں سے ایک کے انتخاب کر اسپیکر نہیں ہوں گا،

اپوزیشن کو اسپیکر کے انتخاب پر اعتراض ہے تو عدالتوں کا راستہ کھلا ہے۔

امن و امان برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہوا تو غیر معمولی قانون بنایا جائیگا۔ جونیجو

فی الحال ہنگامی حالت کے نفاذ یا وفاقی کابینہ میں رد و بدل نہیں ہوگا،

کراچی میں پانی اور بجلی کا بحران

کئی علاقے ۱۰ گھنٹے سے تاریک ہیں

ڈیپارٹمینٹل سٹور سے رین کوٹ چرانے کا الزام ایک جال تھا۔ رجائی خراسانی

۲ سال کے دوران کراچی میں ۱۱ دھماکے

صرف ایک واقعہ کا سراغ مل سکا

کراچی میں دھماکوں کے سلسلے میں 7 غیر ملکی افراد کو گرفتار کر لیا گیا

امریکی قونصل خانے کے باہر ۲ افراد کلاشنکوف لہراتے ہوئے اندھا دھند فائرنگ کر کے فرار ہو گئے

پاکستان کی آبادی سن ۲۰۰۰ء تک

پندرہ کروڑ ہو جائے گی۔ محبوب الحق

اسلام آباد

پشاور میں بس اسٹینڈ پر بم کا دھماکہ ۱۶ افراد زخمی

بم منگورہ روانہ ہونے والی ایک بس کے قریب رکھا گیا تھا

روسی طیاروں نے پاکستان سے

ملحقہ سرحد پر تمام

افغان دیہات تباہ کر دیئے

دھماکوں میں غیر ملکی ہاتھ کا ملوث ہونا خارج از امکان نہیں۔ وزیر اعلیٰ سندھ

ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ کا امکان

The Video Station

GREAT PRICES!!
GREAT SELECTION!!

363 PITFIELD ROAD, SCARBOROUGH, ONTARIO
291-6711

We also rent Video Cameras

OVER 1700 MOVIES

NO MEMBERSHIP REQUIRED

OPEN SUNDAYS 12 p.m. - 4 p.m.

VHS MOVIES

عید مبارک

SHEPPARD
PITFIELD RD.
401

اسپیکر کے خلاف تحریک عدم اعتماد بھاری اکثریت سے منظور ہو گئی

اسپیکر پر جانبداری برتنے اور حکومت کے خلاف سازش کرنے کے الزامات

ایوان میں تحریک پیش کرنے پر زبردست بحث، فخر امام کارروائی کے دوران وزیر اعظم کے قریب بیٹھے ہوئے تھے

اسلام آباد —— [illegible]

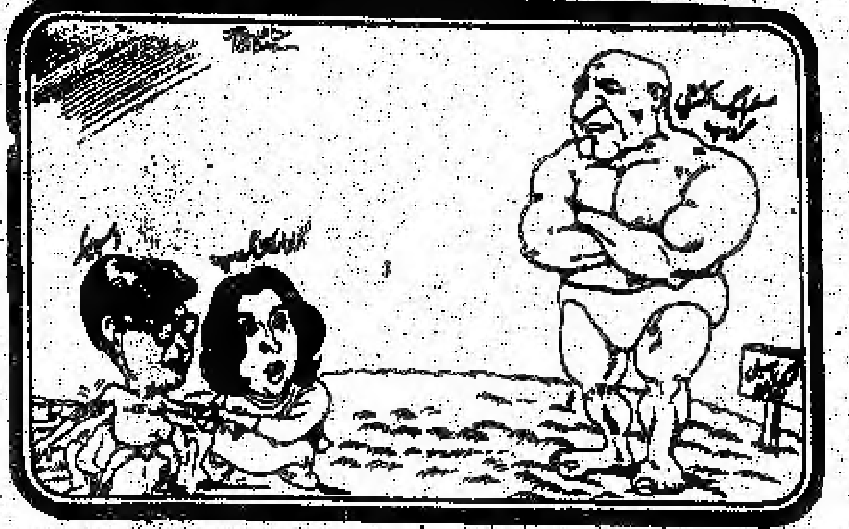

اسپیکر کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک واضح اکثریت سے کامیاب ہو گئی

وزیر اعظم نے جمہوریت پر منافقت کو ترجیح دی ہے: فخر امام

انہیں جمہوریت سے محبت ہوتی تو وہ تحریک عدم اعتماد کی بجائے قانونی بل پیش کرتے

اسلام آباد —— [illegible]

فخر امام

[illegible]

بیرونی ممالک میں نئے پریس قونصلر

پریس اتاشی مقرر کئے جانے کا امکان

اسلام آباد —— [illegible]

بھارتی عورتوں کو ایڈز ہو گئی

نئی دہلی (رپورٹ) [illegible]

جونیجو کو وزارت عظمیٰ کی پیشکش کیلئے

چین سے پاکستان بلایا گیا تھا

نصرت بھٹو نے گھر سے باہر کیا کھانا ... پیش کی گئی

کھانے دینے گئے جونیجو سوئی ... پہنچ گئے

... کو وزیر اعظم دیئے گئے

محمد علی

ملتان (——) [illegible]

پاکستان میں تیرہ بتیس انتہائی اور سرمایہ دار دیہاتی

دی سی آر دیکھنے کا شوقین ہے!

اسلام آباد —— [illegible]

IATA

عید مبارک

پی آئی اے کے واحد منظور شدہ ایجنٹ

اپنی قومی ایئر لائنز کے ذریعے سفر کیجئے

حج بیت اللہ شریف

حج بیت اللہ شریف کے بروقت اور سستے ترین نرخوں پر ٹکٹ

حاصل کرنے کیلئے ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں

ہمارا مشورہ اور آپ کی بچت ہی بچت

دنیا کے کسی بھی علاقے کے لئے ٹکٹ خریدنے سے قبل ہم سے مشورہ ضرور کریں۔ آپ کو بے پناہ بچت ہوگی

WORLD WIDE

Cumberland Travels Ltd

50 Cumberland Street
Toronto, Ontario
Canada M4W 1J5
Phone: (416) 922-5339

فرمانِ رسولؐ

کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہ صفوان بن امیہ نے ان کو دودھ اور ہرن کا ایک بچہ اور کچھ ککڑیاں دے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ یہ اس وقت کی بات ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم وادی مکہ کے بالائی حصہ میں تھے۔ کلدہ کہتے ہیں کہ میں یہ چیزیں لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے پاس پہنچ گیا اور نہ میں نے سلام کیا اور نہ حاضری کی اجازت چاہی۔ تو آپؐ نے فرمایا کہ "تم واپس جاؤ اور "السلام علیکم أأدخل؟" (السلام علیکم کیا میں اندر آسکتا ہوں) کہہ کر اجازت مانگو"۔ (جامع ترمذی، ابوداؤد)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم ہمارے ساتھ مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے اور ہم سے باتیں فرماتے تھے۔ پھر جب آپ اٹھتے تو ہم سب لوگ بھی کھڑے ہو جاتے اور اس وقت تک کھڑے رہتے جب تک ہم دیکھ لیتے کہ ازواج مطہراتؓ کے گھروں میں سے کسی گھر میں آپ داخل ہو گئے۔ (بیہقی)

خلیفہ کے بچوں کی عید

خلیفہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اس وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا کہ ان کا شمار خلفائے راشدین میں کیا جاتا ہے۔ ایک بار عید کے موقع پر بیوی نے کہا کہ عید سر پر آ گئی ہے بچوں کے لئے نئے کپڑوں کا انتظام کر دیجئے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اپنی تنخواہ پیشگی لینے کے لئے خزانچی کو رقعہ لکھا۔ خزانچی نے کہا کہ آپ کا حکم سر آنکھوں پر لیکن آپ کو یہ یقین کیسے ہے کہ آپ جیتے رہیں گے اور پیشگی ادا کر دیں گے۔ خلیفہ وقت نے ان کی دلیل مان لی اور پیشگی رقم نہ لی۔ بچوں نے پرانے کپڑے پہن کر عید منائی۔

اقوالِ زرّیں

اپنی ضرورتوں کو کم کرو گے تو راحت نصیب ہو گی۔ (امام شافعیؒ)

علم و فضل اور اخلاق ہی کا بہترین لباس ہے۔ (شیخ سعدیؒ)

جس انسان کو اچھی کتابیں پڑھنے کا شوق نہیں ہے وہ دنیا کی بہترین نعمت سے محروم ہو گیا ہے۔ (ابراہم لنکن)

مسکرا لیجئے

محاورے کا صحیح استعمال

ڈورے ڈالنا

میری والدہ کا ماننا ہے کہ سویرہ بھابی کے پاس ہے دھاگے ... جن سے وہ ڈورے ڈالتی ہیں۔

دال ٹپکنا

ٹھیلے والے کے پاس سے دال ٹپک رہی ہے ... اس کا ٹھیلہ صاف کیا۔

آنکھ چرانا

چھوٹے بچے مرغی کے بچے کو ... آنکھ چرا لیا۔

جوتیاں سیدھی کرنا

... آنے والے کی جوتیاں سیدھی کرتے ہیں۔

کلیجہ ٹھنڈا ہونا

آئس کریم کھا کر میرا کلیجہ ٹھنڈا ہو گیا۔

پہلی نظر

جریر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک نگاہ پڑ جانے کے بارے میں پوچھا تو آپؐ نے فرمایا تم اپنی نگاہ پھیر لو۔ (مسلم)

عفو و درگزر سے کام لو

تم میں سے جو لوگ صاحبِ فضل اور صاحبِ مقدرت ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور مہاجر فی سبیل اللہ لوگوں کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں معاف کر دینا چاہئے اور درگزر کرنا چاہئے۔ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف کرے؟ اور اللہ کی صفت یہ ہے کہ وہ غفور اور رحیم ہے۔ (النور ۲۲)

عید مبارک

عوام ـ معاش خور

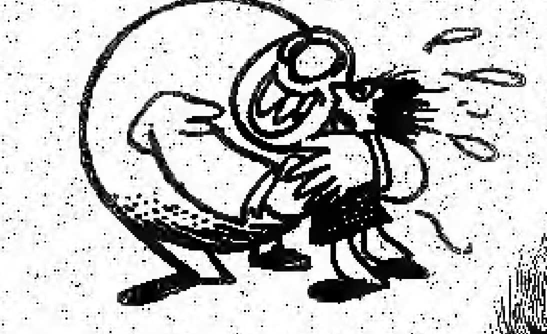

عوام کے خادم

سیاسی دوست

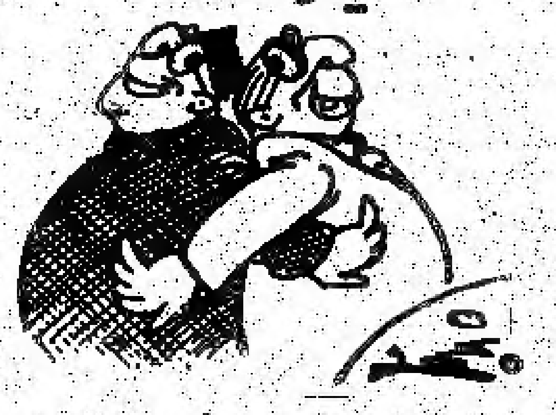

ہلالِ عید

پھر آئی عید فروزاں ہوئے دلوں کے چراغ

خیال و فکر میں در آئیں کتنی تصویریں

خدا کرے کہ یہ لمحات جاوداں ہو جائیں

ہلالِ عید سے کٹ جائیں غم کی زنجیریں

ـــــ عقیل دانش

اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْہِمْ وَلَا ہُمْ یَحْزَنُوْنَ ط

سن رکھو جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہو گا اور نہ غم ہو گا۔ (القرآن)

پندرہ روزہ

الہلال

دعوتِ فکر

ہمارے ایک دیرینہ کرم فرما کے گھر کے مقابل میں ولیم اور میری جو حضرات اپنے تین بچوں کے ساتھ رہتے تھے۔ ان کے ہاں ان کے ایک دوست جان اور اس کی بیوی جینی باربار آیا کرتے تھے۔ ان کی آپس میں گہری دوستی تھی۔ پوچھنے میں ایک آدھ بار ویک اینڈ سے ضرور ملتے اور گرمیوں میں پکنک وغیرہ پر اکٹھے جایا کرتے تھے۔ ایک ویک اینڈ پر ایسا ہوا کہ ان کے گھر کے سامنے ایک بڑا سا ٹرک دیکھا گیا جس میں سامان لادا جا رہا تھا۔ ابھی اس ٹرک کو سامان لے کر گئے ہوئے ایک آدھ گھنٹہ ہی گزرا تھا کہ ایک اور بڑا ٹرک آیا اور اس گھر میں سامان چھوڑ کر چلا گیا۔ پھر ہمسایوں نے دیکھا کہ ولیم کی بیوی اور بچے جان کے گھر چلے گئے ہیں اور جان کی بیوی نے اپنے بچوں اور سامان کے ساتھ ولیم کے گھر میں ہنسی خوشی رہنا شروع کر دیا ہے!

پاکستانیوں کی جس محفل میں یہ واقعہ سنایا گیا وہاں کینیڈین لوگوں کی معاشرتی اور ازدواجی زندگی کا خوب خوب مذاق اڑایا گیا اور ساتھ ہی اپنے اخلاقی اقدار پر تو بہت کچھ سراہا گیا۔ مگر یہ گوشۂ چند سال پہلے کی بات ہے۔ آج ہماری کمیونٹی کے حالات کچھ اور ہیں۔

اشفاق اور عظمیٰ کی پہلی ملاقات کراچی یونیورسٹی میں ہوئی۔ پھر انہوں نے اپنی پسند سے آپس میں شادی کر لی اور ٹورانٹو آ بسے۔ دونوں پڑھے لکھے تھے۔ آتے ہی ملازمتوں پر لگ گئے پہلے ایک گھر خریدا پھر تجارتی نقطۂ نظر سے دوسرا گھر بھی خرید لیا۔ اسی اثناء میں عظمیٰ جہاں کام کرتی تھی وہاں کے ایک کینیڈین لڑکے سے اس کی دوستی ہو گئی اور یہ دوستی اتنی بڑھی کہ اس نے اشفاق سے طلاق لے لی اور اپنے دو سالہ بچے کو چھوڑ کر اپنے دوسرے گھر میں چلی گئی۔ جہاں وہ اب اپنے کینیڈین شوہر کے ساتھ رہتی ہے جس سے اس کی ایک لڑکی بھی ہے۔

اتفاق سے پہلے دونوں ایک پرائمری اسکول کے اوپن ہاؤس میں اشفاق سے ملاقات ہوئی جہاں وہ اپنے سفید فام بچے کے ساتھ آیا تھا۔ پھر اپنے ٹیچر کی بات کو مخاطب کر رہا تھا۔ پتہ چلا کہ اشفاق نے بھی ایک سفید فام سے شادی کر لی ہے جو اپنے بچوں سمیت اسی کے گھر آ گئی ہے۔

انصاری صاحب ایک پرہیزگار، ثقہ اور دھیمے مزاج کے آدمی ہیں۔ کوئی دس برس پیشتر وہ کراچی سے اپنی بیوی طاہرہ اور تین لڑکیوں کے ساتھ یہاں چلے آئے۔ جب انہیں کوئی مناسب کام نہیں ملا تو انہوں نے ایک فیکٹری میں رات کی شفٹ پر کام کرنا شروع کر دیا۔ وہ دن میں گھر آ کر جب سو جاتے تو طاہرہ اپنے محلے میں ایک ہندو مطلقہ عورت کے گھر چلی جاتی۔ وہاں دونوں ٹپ شپ اور ہندوستانی ڈرامے (سوپ اوپراز) دیکھ کر وقت گزارتیں۔ انصاری صاحب کو اکثر ویک اینڈ پر بھی کام کرنا پڑتا اسلئے ان کا سوشل میل ملاپ بہت کم تھا۔ جس کی بنا پر ان کی بیوی اکثر ڈپریشن کا شکار رہتی۔ اسی دوران ان کے گھر ایک لڑکا بھی ہو گیا۔

پھر ایک دن اچانک انصاری صاحب کی بیوی اپنے بچوں کو چھوڑ کر کہیں چلی گئی وہ بہت پریشان ہوئے۔ جگہ جگہ اسے ڈھونڈا مگر وہ نہیں ملی۔ ان کی بڑی بیٹی نے اپنے چھوٹے بھائی بہنوں کی دیکھ بھال شروع کر دی۔ کچھ دنوں بعد انصاری صاحب بڑی پریشانی کے عالم میں چلے آئے۔ پتہ چلا کہ ان کی بیوی نے ان سے علیٰحدگی حاصل کرنے کے لیے مقدمہ کر دیا ہے۔ اور ان پر یہ الزام لگایا ہے کہ ان کے اپنی بیٹی کے ساتھ ناجائز تعلقات ہیں! جب وہ یہ بتا رہے تھے تو ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کا دریا بہہ رہا تھا اور وہ اس دن کو کوس رہے تھے جب کینیڈا آنے کے لیے انہوں نے کراچی میں اپنے اچھے خاصے گھر کو چھوڑا تھا۔ بعد میں ان کی سترہ سالہ بیٹی کو عدالت میں پیش ہو کر اپنے باپ کی بے گناہی ثابت کرنی پڑی۔

ظہیر قاری ۲۵ سال پیشتر وطن سے ہجرت کر کے جرمنی گئے۔ وہاں الیکٹرانکس میں تعلیم حاصل کی۔ پھر شادی کی نیت سے والدین نے لکھا کہ کسی مذہبی گھرانے کی پڑھی لکھی لڑکی سے شادی کرا دیں۔ شادی کے بعد وہ کینیڈا آ گئے۔ شروع کے چند سال تنگ دستی میں گزرے پھر انہوں نے اپنا کاروبار شروع کر لیا۔ اسی دوران انہوں نے اپنی ساس اور سالے کو بھی یہاں بلوا لیا۔ آج ان کی اچھی خاصی جزنس ہے۔ ٹورانٹو کے مضافات میں ایک عالیشان گھر میں رہتے ہیں۔ ان کی بیوی ہفتے میں ایک شام مسلمان بچوں کی مذہبی تعلیم میں صرف کرتی ہیں۔ ان کے تین بچے ہیں۔

ظہیر قاری کے سالے نے ایک کینیڈین لڑکی سے شادی کر لی جس سے انہیں دو بچے ہوئے۔ بعد میں کینیڈین عورت علیٰحدہ ہو گئی تو ظہیر کے سالے نے ظہیر کی بیٹی کو اپنے پاس بلا لیا کہ اس کے بچوں کی بے بی سٹنگ کرے۔ ظہیر کو یہ بات پسند نہیں آئی چنانچہ ظہیر کا اپنی بیوی سے جھگڑا ہوا اور نوبت طلاق تک آن پہنچی ہے۔ ۲۲ سالہ ازدواجی زندگی درہم برہم ہو گئی ہے۔ ان کی مذہبی بیوی اسلامی شریعت کے مطابق علیٰحدگی نہیں چاہتیں بلکہ عدالت میں وکیلوں کے ذریعے لڑوائی صرف اس بات پر ہے کہ کینیڈین قانون کے مطابق انہیں جمع شدہ سرمایہ، کاروبار اور مکان کا آدھا حصہ اور تاعمر نان و نفقہ ملے۔

یہ چند واقعات صرف نام و ملک کے ردّ و بدل کے ساتھ پیش کیے گئے ہیں۔ اسی طرح کے کئی اور واقعات کا ہمیں ذاتی طور پر علم ہے۔ خود قارئین کرام بھی ایسے کئی واقعات کے شاہد ہوں گے۔ بدقسمتی سے ان واقعات کی تعداد میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ پاکستانی ہندوستانی گھرانوں میں آئے دن بیوی کو پیٹنے اور تشدد کے واقعات بھی سننے میں آتے ہیں۔ ابھی کچھ عرصہ پہلے ہماری ایک ایسی خاتون سے ملاقات ہوئی تھی جنہوں نے رومال سے اپنے چہرے کے میک اپ کی تہہ ہٹا کر وہ کالے اور نیلے نشانات دکھائے تھے جو ان کے شوہر کے تشدد کا نتیجہ تھے۔

ایک اندازے کے مطابق کینیڈا میں ہر تیسری شادی طلاق پر ختم ہوتی ہے۔ جس رفتار سے ہماری کمیونٹی اس معاشرے کی پیروی کر رہی ہے اسے دیکھتے ہوئے وہ دن دور نظر نہیں آتا جب ہم بھی ان مسائل میں یہاں والوں کی طرح یا ان سے بھی کچھ آگے بڑھ جائیں گے۔ اگر پاکستان چھوڑ کر کینیڈا آنے والی اولین نسل کی یہ حالت ہے جو کہ اپنی معاشرتی قدروں سے بخوبی واقف ہے تو پھر ہماری یہاں پروان چڑھنے والی اولاد اور ان کی آنے والی نسلوں کا کیا ہو گا ——؟

شاید عید الفطر کے اس سہانے سعید موقع پر ہمیں اپنے ان مسائل کا ذکر نہیں چھیڑنا چاہیے تھا۔ مگر خوشی اور غم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ آنے والے خطرات کے احساس کو خوشی کی یہ چند گھڑیاں مٹا نہیں سکتیں۔ اگر آج ہم نے اپنے حالات کا تجزیہ اور احتساب کرتے ہوئے ان اداروں کی داغ بیل نہیں ڈالی جن سے ان مسائل کا مقابلہ کیا جا سکے تو عین ممکن ہے کہ ہماری آنے والی نسلیں اس معاشرے میں رہ کر عید اور کرسمس کا فرق بھول جائیں گی ــــ خدانخواستہ۔

لطیف ادریسی

خواتین کا صفحہ

مسلمان عورت اور پردہ

غزالہ شبیر شیرازی

دنیا کے مختلف معاشرے میں عورت کو مختلف مقام حاصل ہے۔ [illegible]

اسلام کی روشنی میں دیکھیں تو عورت کی حیثیت [illegible]

قرآن مجید کی سورہ نور کی آیت [illegible]

ان آیات سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ عورتوں کا [illegible]

[illegible]

عید کے پکوان

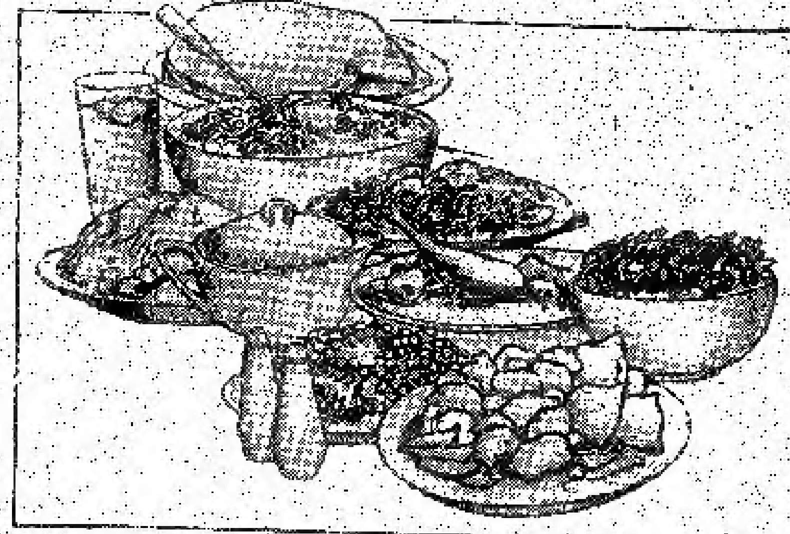

[illegible]

مانوتی :

ایک نئی اور لذیذ ڈش جو کہ آپ عید پر بنا سکتی ہیں

مونگ کی دال	آدھا پاؤ
چاول باسمتی	آدھ پاؤ
کھویا	ایک سیر
[illegible]	نصف سیر
خشک میوے	حسب منشاء
کیوڑہ	حسب خواہش
چینی	تین پاؤ یا حسب پسند
چھوٹی الائچی	آدھی چٹکی

ترکیب

[illegible]

تمام بہنوں کو عید کی دلی مبارکباد

تازہ بہ تازہ

سردار جعفری کی تواضع!

گزشتہ ہفتہ حیدرآباد (دکن) میں عالمی اقبال سیمینار میں شرکت کے لیے معروف ترقی پسند ادیب علی سردار جعفری بھی تشریف لے گئے تھے۔ اس سے چند روز قبل انہوں نے مسلم پرسنل لاء کے تعلق سے حکومت ہند کے موقف کی حمایت میں ایک بیان پر دستخط کیے تھے۔ چنانچہ جب وہ عالمی اقبال سیمینار میں اپنا مقالہ پڑھنے کے لیے ڈائس پر پہنچے تو ایک نامعلوم پرجوش نوجوان نے مسلم پرسنل لاء کی حمایت میں نعرہ لگاتے ہوئے انہیں جوتا کھینچ مارا۔ اسی قسم کی تواضع اس موقع پر منعقد ہونے والے ایک بہت بڑے مشاعرے میں بشیر بدر اور خمار بارہ بنکوی کی بھی ہوئی۔ جب بشیر بدر اور سردار جعفری اپنا اپنا کلام سنانے اسٹیج پر آئے تو لوگوں نے انہیں سننے سے انکار کر دیا۔ چنانچہ مجبوراً یہ مشہور شاعر کلام سنائے بغیر بیٹھ گئے۔

اقبال کے ہم نشیں

اقبالیات کے ایک نوجوان محقق پروفیسر صابر کلوروی نے "اقبال کے ہم نشیں" کے نام سے ایک ضخیم کتاب مرتب کی ہے جس میں اقبال کے ہم عصر ان متعدد افراد کے شخصی تاثرات پر مشتمل تحریریں یکجا کی گئی ہیں جو اب تک غیر مدون تھیں۔ ان تحریروں میں ان افراد نے اقبال سے اپنی نسبت و محبت کا تذکرہ کیا ہے۔ یہ کتاب لاہور سے شائع ہوئی ہے۔

مرزا رسوا کی ایک نایاب تحریر

عزیز لکھنوی نے ۱۹۳۳ء کے سلطان "زمانہ" (کانپور) میں مرزا رسوا کی شخصیت اور خدمات کے ذکر پر مشتمل ایک سلسلۂ تحریر قلم بند کیا تھا، جو کبھی شائع نہیں ہوا کیونکہ عزیز لکھنوی نے اسے برائے اشاعت منشی دیا نرائن نگم کے نام ارسال کر دیا تھا۔ آپ اسے ان کے فرزند سید ابوالخیر کشفی نے مرتب کر کے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے۔

MALVERN
PRINTING PRESS
(416) 291-1137

- BOOKS
- FLYERS
- CALENDARS
- BUSINESS CARDS
- BROCHURES
- INVOICES
- LETTERHEADS

FREE ESTIMATES
FAST SERVICE

311 Burrows Hall Blvd.
Scarborough, Ont. M1B 1H6

[illegible]

مالورن پرنٹنگ پریس کینیڈا

آپ کے مسائل

بچوں کی لاتعلقی

[illegible]

زندگی کے نئے معنی

[illegible]

وہ میری ماں نہ تھی

[illegible]

ادب و ثقافت

ہم نے آج تک کسی محقق کے چہرے پر مسکراہٹ اور ہاتھوں میں کوئی معقول کتاب نہیں دیکھی

محققوں کے بارے میں ہماری رائے وہی ہے جو اہلِ نظر کی نثری نظمیں لکھنے والوں کے بارے میں ہے۔ کہا جاتا ہے کہ جو شعر موزوں نہیں کر سکتے، وہ نثری نظمیں لکھتے ہیں۔ ہمارا قول بر حق یہ ہے کہ جو مزاجِ سلیم نہیں رکھتے وہ محقق بن جاتے ہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ہم نے آج تک کسی محقق کے چہرے پر مسکراہٹ اور ہاتھوں میں کوئی معقول کتاب نہیں دیکھی۔ مسکراتے وہ اس لئے نہیں کہ اس سے چہرے کی علمیت مجروح ہوتی ہے، ہاتھوں میں کوئی معقول کتاب اس لئے نہیں رکھتے کہ ہاتھ خراب ہوتے ہیں۔ محققوں کو صرف کرم خوردہ، دیمک زدہ، بوسیدہ اور گم شدہ کتابیں پسند ہوتی ہیں تاکہ وہ بتا سکیں کہ جن کتابوں کو کیڑوں نے مکمل طور پر کھانا پسند نہیں کیا، انہیں مکمل طور پر پڑھنے کا بہانہ مل جاتا ہے۔ ہر وہ کتاب جس کی پچھلے زمانے میں کوئی قدر نہیں ہوتی، وہ آنے والے زمانے میں محققوں کی وجہ سے اہم قرار پاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم نے اکثر دوست شاعروں سے عرض کیا ہے کہ اگر آج ان کی قدر نہیں ہو رہی تو انہیں پریشان نہیں ہونا چاہیے، آئندہ زمانے کے محقق ان کے دیوانوں کی گرد جھاڑنے کا فریضہ ضرور انجام دیں گے۔ اسی خیال سے ہم نے ایک مرتبہ یہ بھی عرض کیا تھا کہ ایک فی صد شاعر آنے والی نسلوں کے لئے شعر کہتے ہیں، باقی ننانوے فی صد آنے والے محققوں کے لئے۔ یہ ننانوے فی صد شاعر اگر نہ ہوں تو محقق ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہیں۔

محققوں کو زندہ ادیبوں سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ اور جوں ہی کسی ادیب کا انتقال ہو گیا، اس کے حالات جمع کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم نے ایک علامۂ تحقیق سے پوچھا تھا: "حضرت! آپ کسی زندہ شخص پر تحقیق کیوں نہیں کرتے؟" انہوں نے جواب دیا: "زندہ ادیب پر تحقیق کی جائے تو اس کا امکان ہے کہ وہ ہمارے نتائجِ تحقیق کی تردید کر دے۔ مردہ ادیب دخل در معقولات کا مرتکب نہیں ہو سکتا۔" اس پر ہم نے عرض کیا: "گویا تحقیق کیا ہوئی، مردوں پر مٹی ڈالنے کا کام ہوا۔" انہوں نے فرمایا: "جی ہاں، نقاد زندوں پر مٹی ڈالتے ہیں اور ہم مردوں پر۔"

پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں، لیکن سارے محقق ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ بس ایک ڈاکٹر فرمان فتحپوری استثنا کی مثال ہیں۔ ان کی طبیعت بھی شگفتہ ہے اور تحریر بھی۔ ان سے مل کر جی خوش ہوتا ہے اور ان کی کتابیں پڑھ کر قاری تحقیق کی طرف مائل نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر صاحب نے تحقیق کو اپنے لئے مسئلہ بنایا ہے نہ دوسروں کے لئے بلکہ وہ اسے بعض مسائل کا حل سمجھتے ہیں۔ یہی نہیں سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آج کے قاری کو ہم اپنے اعلیٰ معیار کے قدیم ادب سے کس طرح متعارف کرائیں۔ ادھر ڈاکٹر صاحب نے ایک بڑا مفید کام شروع کر رکھا ہے۔ وہ اپنے رسالے "نگار" میں ہر مہینے کسی ایسی گم شدہ کتاب کو شائع کر دیتے ہیں جو ایک مرتبہ شائع ہو کر عام نگاہوں سے اوجھل ہو چکی ہوتی ہے مگر اپنی افادیت کے اعتبار سے اس لائق ہوتی ہے کہ اسے دوبارہ منظرِ عام پر لایا جائے۔ "نگار" میں اس طرح کی کئی مفید اور دلچسپ کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ اس مہینے "نگار" کا جو شمارہ شائع ہوا ہے، اس میں علامہ نیاز فتحپوری کی ایک تصنیف "مذاکراتِ نیاز" کا وہ حصہ شامل کیا گیا ہے جس کا عنوان "لکھنؤ اور لکھنویات" ہے۔ یہ اتنی دلچسپ کتاب ہے کہ اسے پڑھتے ہوئے علامہ نیاز فتحپوری کے لئے مغفرت اور ڈاکٹر فرمان فتحپوری کے لئے طولِ عمر کی دعائیں دل سے نکلتی ہیں۔

علامہ نیاز فتحپوری اپنی وضع کے منفرد ادیب تھے۔ علم ان کے پاس اتنا تھا کہ ان کے ہمعصروں میں سے بہت کم ان کے درجے تک پہنچتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی خدا داد ذہانت کی بھی کمی نہ تھی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ ذہانت کے بغیر علم دولتِ بیدار نہیں بنتا، دولتِ خفتہ ہی رہتا ہے۔ نیاز صاحب

سخن در سخن
خامہ بگوش کے قلم سے

کا اسلوبِ تحریر بھی بڑا باغ و بہار تھا۔ یہ ان چند اسالیب میں سے ہے جس پر اردو زبان ناز کر سکتی ہے۔ نیاز صاحب کی طبیعت میں شوخی بھی بلا کی تھی۔ اس شوخی کا اظہار مختلف طریقوں سے ہوتا ہے۔ کبھی "نگار" کے نام سے رسالہ نکالتے تھے، کبھی فرزانہ بیگم کا روپ دھار کر شاد و دلگیر جیسے نغز گو سے خط و کتابت کرتے تھے۔ کبھی مذہبی مسائل پر بحثیں چھیڑ کر ملاؤں کے مجتہد بنتے تھے۔ کبھی بے وقت کی تردید کر کے لوگوں کو اپنا دشمن بنا لیتے تھے۔ ان کی شوخیٔ طبع نے کئی بار انہیں خطرناک صورتحال سے دوچار کیا۔ ان پر کفر کے فتوے بھی لگے اور عزت و آبرو پر بھی بنی۔

ڈاکٹر فرمان فتحپوری نے "لکھنؤ اور لکھنویات" کے نام سے جو کتاب شائع کی ہے وہ نیاز صاحب کی شوخیٔ طبع کا شاہکار ہے۔ اس کا کوئی جملہ ایسا نہیں جو تہہ دار نہ ہو اور جس میں اہلِ لکھنؤ کی تاریخ اور معاشرت پر گہرا طنز نہ ہو۔ یہ دراصل نیاز صاحب کا سفر نامۂ لکھنؤ ہے جب انہوں نے رامپور یا بھوپال میں قیام کے زمانے میں چند روز کے لئے لکھنؤ کی سیر کی تھی۔ ان چند دنوں میں انہوں نے جو کچھ دیکھا اسے اپنے خاص انداز میں صفحۂ قرطاس پر منتقل کر دیا۔ لکھنؤ کی تہذیب و معاشرت کے بارے میں انہوں نے جو شگفتہ باتیں لکھی ہیں، انہیں نقل کرنا ہمارے بس کی بات نہیں۔

ذاتی پسند اور ناپسند کو معیار بنا کر کسی صحیح نتیجے تک پہنچنا مشکل ہوتا ہے۔ اور پھر نیاز صاحب نے تو صرف "ناپسند" ہی کو معیار بنا لیا ہے۔ ذرا دیکھئے وہ لکھنؤ کی شاعری کے بارے میں کیا فرماتے ہیں: "لکھنؤ کا شاعر کبھی ایک بیہودہ گو ناظم، ایک ہرزہ سرا متشاعر، ایک بوالہوس حسن پرست، ایک بازاری تعلّی باز، ایک عامی چیستاں گو، ایک صوفی یا [illegible] کی حیثیت سے آگے نہیں بڑھا اور نہ بڑھ سکتا ہے کیونکہ ماحول کا اقتضا یہی تھا۔"

ذاتی پسند اور ناپسند کے سلسلے میں نیاز صاحب نے جو معیار بنائے ہیں وہ خاصے مضحکہ خیز ہیں۔ مثلاً انہیں اس پر اصرار ہے کہ مولانا آسی اور افسر میرٹھی کے اصل نام (عبدالباری اور حامد اللہ) غیر شاعرانہ ہیں، اس قسم کے نام رکھنے والے شاعر نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح انہیں یہ شکایت بھی ہے کہ لکھنؤ کے شاعروں کے کلام سے ان کی جو ذہنی تصویر بنتی ہے، وہ اس کے مطابق نہیں ہوتے۔ اس بات کو نیاز صاحب نے ایک غیر لکھنوی مثال سے واضح کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

"اوائل اوائل جب میں نے کلامِ اقبال کا مطالعہ کیا تو ان کے کلام کی رفعت اور جذبات کی بلندی کو سامنے رکھ کر جو صورت ان کی میں نے قائم کی تھی، یہ تھی۔ ایک نحیف الجثہ انسان (دماغی تندرستی اور صحتِ جسمانی کا اجتماع کبھی میرے ذہن میں نہیں آتا) بڑی چمکیلی آنکھیں، داڑھی اگر ہو تو بالکل مسترسل الشعر قسم کی ورنہ چار ابرو کا صفایا، ہنستے کم ہوں گے لیکن لب کے جلد کے نیچے ایک خاص قسم کا نورانی خندہ ہر وقت جھلکتا ہو گا، معاشرت نہایت سادہ مگر پاکیزہ ہو گی۔ بہ لحاظِ اخلاق یکسر عجز و فروتنی ہوں گے۔ بات بات پر آنکھیں اشک آلود ہو جاتی ہوں گی اور بہ حیثیتِ مجموعی ان میں ایک ایسی کشش ہو گی کہ انسان خود بخود ان کی طرف کھنچتا جاتا ہو گا۔ لباس بالکل مشرقی وضع کا ہو گا اور نمائش سے دور۔ لیکن جب میں ان سے ملا تو مجھے کس قدر تکلیف ہوئی کہ ان کی ایک بات بھی میرے تصورات کے مطابق نہ تھی۔ میں کبھی یہ نہیں سمجھ سکتا تھا کہ وہ شلوار پہنتے ہوں گے اور اوورکوٹ، ہر چند یہ ضروری نہیں کہ معمولی گفتگو بھی ایک شاعر کی شاعرانہ دلکشی رکھتی ہو، لیکن اس کا توہم بھی نہ گزرا تھا کہ اقبال [illegible] بولتے ہوں گے۔ وہ مجھ سے گفتگو کر رہے تھے اور میں حیران تھا کہ خدایا یہ اقبال ہے؟ اقبال کیسے ہو گیا۔ آنکھیں چھوٹی اور بہت چھوٹی، جسم پہلوانوں کے لگ بھگ، (فربہ تربیت یافتہ [illegible]) کے غیر لطیف و کثیف استعمال کی کثرت سے ان کے سارے [illegible]، چہرے کی ساخت، نقشے کی قطع و برید یکسر غیر دلچسپ اور جواب میں کوئی دلکشی نہیں۔"

ہمیں افسوس ہے کہ علامہ اقبال جن کے دل میں پوری قوم کے لئے ہمدردی کا جذبہ موجزن رہتا تھا، نیاز فتحپوری کو ذہنی تکلیف پہنچانے کا سبب بنے۔ گمانِ غالب ہے کہ وہ بغیر پیشگی اطلاع کے علامہ کے ہاں چلے گئے ہوں گے۔ اگر علامہ کو ان کی آمد کی پہلے سے اطلاع ہوتی تو وہ [illegible] کر کے اپنا وزن کم کر لیتے۔ آپریشن کے ذریعے آنکھوں کا سائز اور چہرے کی ساخت تبدیل کرا لیتے، حقے کی بجائے پائپ کے استعمال سے اپنا شین قاف درست کر لیتے۔

نیاز صاحب کو علامہ اقبال سے تو یہ شکایت تھی کہ وہ پہلوانی جسم کیوں رکھتے ہیں، صفی لکھنوی سے یہ شکایت پیدا ہوئی کہ وہ دبلے کیوں ہیں۔ فرماتے ہیں: "صفی مختصر شخص ہیں اور غیر شاعرانہ حد تک زار و نحیف۔ حالانکہ میں نے ان کی شاعری سے ان کے عظیم الجثہ ہونے کا حکم لگایا تھا۔ نہ طبیعت میں شگفتگی، نہ چہرے پر رونق، نہ اداؤں میں دلکشی، نہ گفتگو میں جاذبیت، الغرض بنیادی انسان ہونے کے ان کا تو سے وہ عنصر کا وجود رکھتے ہیں جو ایک ایسی غیر جمالیاتی فضا ان کے چاروں طرف محسوس ہوتی ہے کہ اگر قدرت نے شعر گوئی کا ملکہ نہ دیا ہوتا تو شاید ہی کوئی شخص ان سے ملتا۔"

عزیز لکھنوی کو ان الفاظ میں خراجِ عقیدت پیش کیا گیا ہے: "میں نے انہیں بھی ایک نحیف الجثہ انسان کو دیکھا تھا، لیکن یہ بھی ماشاء اللہ نکلے۔ چہرے کے گوشت نے خد و خال، چشم و بینی کا بد نمائی کی حد تک احاطہ کر رکھا ہے اور نقشے کی ذہانت معدوم ہو گئی ہے۔ چہرے کی خشونت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی اندرونی خلش ہر وقت بیدار رہتی ہے اور وہ اپنی زندگی سے کچھ خوش نہیں ہیں۔ گفتگو میں کوئی دلکشی ہے نہ کوئی لطفِ سخن و ذہانت۔"

نیاز صاحب کی تحریر میں ستائی کا جو عنصر شامل ہے، وہ اگر نہ ہوتا تو ہم ڈاکٹر فرمان فتحپوری کی یہ بات مان لیتے کہ یہ پہلی کتاب ہے جس میں ذاتی تجربات و مشاہدات کی بنیاد پر لکھنؤ کی تہذیبی زندگی کا نقشہ کھینچا گیا ہے مگر اب ہم یہی کہنا چاہتے ہیں کہ نیاز صاحب نے لکھنؤ کی تہذیبی زندگی کا نقشہ کھینچا نہیں بلکہ بگاڑا ہے۔ اس اعتبار سے بھی یہ کتاب کچھ کم اہمیت کی حامل نہیں۔

پروین شاکر

ایک دوست کے نام

لڑکی!
یہ لمحے بادل ہیں
گزر گئے تو ہاتھ کبھی نہیں آئیں گے
ان کے لمس کو پیتی جا
قطرہ قطرہ بھیگتی جا
بھیگتی جا تو جب تک ان میں نم ہے
اور تیرے اندر کی مٹی پیاسی ہے
مجھ سے پوچھ
کہ بارش کو واپس آنے کا رستہ کبھی نہ یاد ہوا
بال سکھانے کے موسم اَن پڑھ ہوتے ہیں!

ن

وہ میری ہم سبق
زمیں پہ جو ایک معنی، روح کی طرح سفر پہ ہے
سفید پریوں کے بھیس میں جب
ہونٹ مستقل دعا
میں اس کو ویسے دیکھتی تھی جیسے ذرہ آفتاب کی طرف نظر اٹھائے
پر ــــ یہ کل کا ذکر ہے
کہ جب میں اپنے بازوؤں پہ سر رکھے
ترے لیے بہت اداس تھی
تو وہ مرے قریب آ گئی
اور مجھ سے [illegible] کسی تسلی جیسی دینے لگی
[illegible]
مگر وہ میری بات سن کے سادگی سے بولی!
"پیار کس کو کہتے ہیں؟"

الوداعیہ

وہ جا چکا ہے
مگر جدائی سے قبل کا
ایک نرم لمحہ
ٹھہر گیا ہے
مری ہتھیلی کی پشت پر
زندگی میں
پہلی کا چاند بن کر!

●

دشت و دریا سے گزرنا ہو کہ گھر میں رہنا
اب تو ہر حال میں ہے ہم کو سفر میں رہنا
دل کو ہر پل کسی جادو کے اثر میں رہنا
خود سے نکلے تو کسی اور کے ڈر میں رہنا
شہرِ غم! دیکھ، تری آب و ہوا خشک نہ ہو
راس آتا ہے اُسے دیدۂ تر میں رہنا
فیصلے سارے اُسی کے ہیں ہماری بابت
اختیار اپنا بس اتنا کہ خبر میں رہنا
کوئی خاطر نہ مدارات نہ تقریبِ وصال
ہم تو بس چاہتے ہیں تیری نظر میں رہنا
رات بھر چاند میں دیکھا کروں صورت اُس کی
صبح کو اور ہی سودا مرے سر میں رہنا
یعنی تو ہر چہرے میں اب تک وہی چہرہ دیکھوں
اُس کو ہر روز تماشائے دگر میں رہنا
وہی تنہائی، وہی دھوپ، وہی بے سمتی
گھر میں رہنا بھی ہوا راہگزر میں رہنا
ٹوٹ جانا ہوں تو مقدور ہے، مگر کچھ لمحے
پھول کی طرح میسر ہو شجر میں رہنا
ہر ملاقات کے بعد اجنبیت اور بڑھی
اُس کو آئینے ہمیں زعمِ ہنر میں رہنا
گھاس کی طرح جہاں جھوک اُگا کرتی ہو
اتنا آسان نہیں شاخِ ثمر میں رہنا
چاند کی آخری راتوں میں بہت لازم ہے
ایک مٹی کا دیا راہگزر میں رہنا
طائرِ جاں کے گزرنے سے بڑا سانحہ ہے
شوق پرواز کا ٹوٹے ہوئے پر میں رہنا
کوئی سیفو ہو کہ میرا ہو کہ پروین، اُسے
راس آتا ہی نہیں چاند نگر میں رہنا

●

دو گھڑی میسر ہو اُس کا ہم سفر ہونا
پھر ہمیں گوارا ہے اپنا در بدر ہونا
اک عذابِ پیہم ہے ایسے دورِ وحشت میں
زندگی کے چہرے پر اپنا چشمِ تر ہونا
اب تو اُس کے چہرے میں بے پناہ چہرے ہیں
کیا عجیب نعمت تھی ورنہ بے خبر ہونا
ہر نگاہ کا پتھر اور میرے بام و در
شہرِ بے فصیلاں میں کیا ستم ہے اگر ہونا
سوچ کے پرندوں کو اک پناہ دیتا ہے
دھوپ کی حکومت میں ذہن کا شجر ہونا
اُس کے وصل کی ساعت ہم پہ آ کے تو جانا
کس گھڑی کو کہتے ہیں خواب میں بسر ہونا

پروین شاکر

MA
PRINTI
(416) 2
• BOOKS
• FLYERS
• CALEN
• BUSINE
• BROCH
• INVOIC
• LETTER
FREE ES
FAST S
311 Burrow
Scarborough

مختصر اشتہارات

مختصر اشتہارات کا معاوضہ
صرف دس ڈالر ہے
جس کی ادائیگی پیشگی ضروری ہے

مندرجہ ذیل رشتوں سے دلچسپی رکھنے والے اشتہار نمبر کے حوالے سے "الہلال" کی معرفت خط لکھیں اور جواب کے لئے اپنا فون نمبر تحریر فرمائیں۔ پتہ ہے۔

ADVERTISEMENT No.....
C/O AL-HILAL
338 HOLLYBERRY TRAIL
NORTH YORK, ONT.
M2H 2P6

★★★

اشتہار نمبر (۴۰): لاہور کے معروف خاندان کی اعلیٰ تعلیم یافتہ ٹورانٹو میں قیام پذیر برسرِ روزگار لڑکی کے لیے اعلیٰ تعلیم یافتہ، معقول ملازمت پر فائز ۳۲ تا ۳۵ سال عمر کے سنت الجماعت لڑکے کا رشتہ مطلوب ہے۔ دلچسپی رکھنے والے حضرات فوٹو کے ساتھ خط لکھیں۔

★

اشتہار نمبر (۴۱): ان دنوں ٹورانٹو میں موجود مطلقہ لڑکی کے لیے رشتہ مطلوب ہے۔ خواہشمند اپنے فون نمبر سے مطلع فرمائیں۔

★

کینیڈین سٹیزن، تعلیم گریڈ ۱۲، مادری زبان اردو، کراچی سے تعلق رکھنے والی ۲۳ سالہ دوشیزہ کے لیے یو۔ پی گھرانے کے پاکستانی لڑکے کا رشتہ درکار ہے۔ مکمل تفصیل اس پتے پر روانہ کیجئے۔

F. MOHD
P. O. BOX 6022
STATION "A"
TORONTO, ONT.
M5W 1P4

★

پاکستانی سنی مسلم آرائیں ۲۸ سالہ کنوارے ایم۔ بی۔ بی۔ ایس ڈاکٹر کے لیے امریکی شہریت رکھنے والی نیک تعلیم یافتہ مسلم لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے۔

AHMED
P. O. BOX 496
STATION "O"
O'CONNOR DRIVE
TORONTO, ONT.
PHONE: (416) 535-5416

دیسی کپڑوں کی سلوائی

زنانہ و مردانہ شلوار قمیض، کرتے پاجامے، چوڑی دار پاجامے، میکسی، غرارہ، بچوں کی فراکیں اور دیگر کپڑوں کی ماہرانہ سلوائی واجبی داموں پر کروانے کے لیے فون کیجیئے:
(416) 494-6532
292-6899

مقامی خبریں

لاہور کا چاند ٹورانٹو میں غروب ہو گیا

نسرینہ اور تنویر شبیر۔ ایک سال پہلے

اسکاربرو۔ الالرمضان المبارک جمعہ ۱۳ جون کی صبح آٹھ بجے نسرینہ اور تنویر شبیر اپنے دو بچوں کو ان کی نانی ماں کے پاس چھوڑتے ہوئے کام پر جانے کے لیے جیسے ہی گلی پر نکلے ایک انتہائی تیز رفتار کار ان کی طرف لپکی۔ زبردست تصادم ہوا۔ ان کی گاڑی چکنا چور ہو گئی۔ جب پولیس اور ایمبولینس والوں نے بمشکل گاڑی کا دروازہ کھولا تو دیکھا کہ تنویر شبیر لہولہان بے ہوش پڑے ہیں اور نسرینہ ان کی گود میں سر رکھے ابدی نیند سو چکی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایک ڈھائی سالہ بچی اور آٹھ ماہ کے شیر خوار بچے کی چاہنے والی ماں کا قاتل ایک ۲۹ سالہ سعید نام کا تھا۔ جو صبح صبح شراب کے نشے میں دھت، بغیر لائسنس کے تیز رفتار گاڑی چلا کر ایک بے قصور کی جان لے بیٹھا اور افسوس کا مقام یہ ہے کہ پولیس نے اسے بغیر سرزنش دوسرے دن کے چار بجے چھوڑ دیا۔!

تنویر شبیر ابھی ہسپتال میں زیرِ علاج ہیں۔ حادثے میں ان کے کچھ دانت، جبڑے کی ہڈی اور گھٹنا ٹوٹ چکا ہے۔ تنویر ٹورانٹو کے ایک دیرینہ آبادکار ڈاکٹر شبیر کے صاحبزادے ہیں۔

خوبصورت، خوب سیرت اور ہمیشہ مسکراتی رہنے والی ۲۹ سالہ نسرینہ ٹورانٹو کی پاکستانی کمیونٹی کی ایک ہر دلعزیز شخصیت تھیں۔

ان کی بے وقت موت نے سبھی کے دل ہلا دیے ہیں۔ چنانچہ ۱۶ جون کو ان کی نمازِ جنازہ کے لیے جمع ہونے والوں کا کثیر ہجوم ٹورانٹو میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ حالانکہ وہ لوگوں کے کام پر جانے کا دن تھا۔

نسرینہ کئی برس پہلے اپنی بیوہ ماں اور بہن بھائیوں کے ساتھ لاہور سے ٹورانٹو آئی تھیں۔ انہوں نے اپنی بیشتر تعلیم یہیں حاصل کی اور پھر سرکاری ملازمت سے منسلک ہو گئیں۔ کوئی ساڑھے تین سال پہلے ان کی شادی ہوئی تھی اور تنویر اور نسرینہ اور ملنسار زندگی گزار رہے تھیں۔ افسوس کہ انہیں کسی کی نظر لگ گئی۔ اور ہم لوگ ایک شگفتہ اخلاق رکھنے والی شخصیت سے محروم ہو گئے۔

پسماندگان میں انہوں نے سوگوار رہا دل گرفتہ شوہر، دو بچے اور کئی چاہنے والے بہن بھائی چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی روح کو سکونِ ابدی سے ہمکنار کرے اور تمام چاہنے والوں کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

اظہارِ تشکر

مرحومہ نسرینہ شبیر کے اہلِ خاندان ان تمام کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے اس جانکاہ صدمے میں ان کا بھرپور ساتھ دیا ہے اور ان کے غم میں شریک ہو کر انہیں ڈھارس دی ہے۔ جزاک اللہ خیرا۔

عید پکنک

پیر شیخ اسلام مسی ساگا کی جانب سے اتوار ۱۵ جون کو ۱۲ بجے دن سے شام ۵ بجے تک سینٹینیل پارک، اسٹوبیکو میں عید پکنک کا اہتمام کیا گیا ہے۔

سلسلۂ ہدایت

تارک پارک کے ۱۰ سالہ امین رضا ادریسی جنہوں نے ۲۲ رمضان المبارک ۱۴۰۶ھ بمطابق ۳۱ مئی ۱۹۸۶ء کو اپنے والدین کی نگرانی میں قرآن پاک کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ الحمدللہ۔

Matrimonial

Professional Muslim interested in meeting conservative Muslim speaking Arabic language for marriage. Age 30-40. Photo required. Write in confidence to:

P.O. Box 577
Mississauga, Ont.
L5G 4M2

House mate needed
IN BOSTON

Young physician seeks housemate, prefer bachelor male (23-32), athletic (swimmer, gymnast, runner etc) & professional. Must speak Urdu. Will help relocate & find job.

Write to:
Mustofa Hassan M.D.
P.O. Box 1482
Brookline Ma 02146
Excellent opportunity for new foreign medical or dental graduates.

THIRD INTERNATIONAL HAJJ CONFERENCE
TORONTO, CANADA

NEW DATES
JULY 12, 13, 1986

A number of ulama and Islamic scholars will address the Conference.

Pre-registration for the Conference will help us make proper arrangements.

Registration fee: $10/single
$20/Family

Ph: (416) 474-9292 or
(416) 886-2634
OR WRITE TO:
International Hajj Committee
c/o 300 Steelcase Rd. W.
Unit 8, Markham, Ont.
L3R 2W2 CANADA

ولیین کلیم ٹورانٹو یورپی دورے کیلئے ہاکی ٹیم کا کپتان بنا دیا گیا

ان سپر کو بولر کپتان ہوں گے، شاہد علی خان اور نعیم اختر ٹیم میں شامل نہیں

کراچی۔ [illegible]

کلیم اللہ

میری خواہش ہے کہ ایسا کارنامہ انجام دوں کہ مرنے کے بعد بھی مجھے لوگ یاد کریں: میانداد

کراچی۔ [illegible]

LISTEN TO
QUR'AN
-E-
HAKEEM
ON RADIO
CKMW 790 AM
EVERY
SATURDAY 9:30 TO 10:00 AM
SUNDAY 7:30 TO 8:30 AM
For more information please call at:
275-0280 or 292-3939

قارئین کرام، مشتہرین اور دیگر کرم فرماؤں کی خدمت میں

عید مبارک

عید مبارک

Complete Collision Service
• WE DO INSURANCE CLAIMS
• SPECIAL ON COMPLETE PAINT 399.00
• FREE PIN STRIPING ETC.

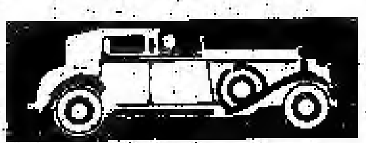

CALL
MOHAMMAD MUNIR
759-5810
(Res: 266-6428)

M & D
AUTO BODY REPAIR
260 MIDWEST RD., UNIT 5
SCARBOROUGH, ONT. M1P 3B4

قدرت اللہ شہاب

ورنیکلر فائنل کا وظیفہ

زیر طبع شہاب نامہ سے ایک اقتباس

ابا جان کی ریاست سے تبدیلی ہوگئی تو پنجاب کے ایک گاؤں چمکور صاحب بھیج دیا گیا۔ یہ سکھوں کا مقدس مقام تھا جہاں پر کئی گوردوارے تھے۔ ایک گوردوارے کے ساتھ بابا اجیت سنگھ جھجھار سنگھ خالصہ ہائی اسکول بھی ملحق تھا۔ مجھے اسی اسکول میں داخل کروا دیا گیا۔ دو برس کے بعد ورنیکلر فائنل کا امتحان دینا پڑا۔

ورنیکلر فائنل کے لئے ہمارا امتحان کا سنٹر گورنمنٹ ہائی اسکول روپڑ مقرر ہوا۔ روپڑ کا شہر چمکور صاحب سے کوئی گیارہ میل کے فاصلے پر واقع تھا۔ تین چار بیل گاڑیوں میں سوار ہو کر ہم سب فارسی کے استاد پنڈت سری رام کی قیادت میں، ایک روز پہلے، وہاں پہنچ گئے۔ سکھوں کے ایک ہوسٹل میں ہمیں ٹھہرایا گیا۔ سورج غروب ہوتے ہی کھانے کی گھنٹی بجی۔ سب لڑکے اپنی اپنی رکابی، گلاس اور گڑوا لے کر لنگر خانے میں قطار باندھ کر بیٹھ گئے۔ مسلمان میں ایک میں ہی تھا اس لئے مجھے چوکے سے باہر دوسروں سے الگ کر کے ذرا دور بٹھا دیا گیا۔

ایک لانگری ہاتھ میں ڈول پکڑے دال بانٹ رہا تھا۔ وہ بھی ایک بڑے توے پر تیز رفتاری سے پھلکے پکا رہے تھے۔ وہ بار بار اپنی ڈاڑھیاں کھجاتے۔ ان کے پسینے کے بڑے بڑے قطرے گندھے آٹے میں مسلسل ٹپک رہے تھے۔ یوں بھی وقتاً فوقتاً وہ اپنی گردن اور بغلوں کا پسینہ پونچھ کر انہی گیلے ہاتھوں سے چپاتیاں پکانے لگتے۔ دال والا لانگری بھی پتیلے کے آس پاس زور زور سے ناک صاف کرتا اور ریشہ کو انگلیوں کے درمیان دیر تک کریم کی طرح ملتا رہتا۔ ساتھ ہی وہ بار بار کھانس کر بلغم کے بڑے بڑے لوتھڑے سامنے تھوک کر انہیں گوبر کی طرح اپنے پاؤں کے انگوٹھے سے مسل ڈالتا تھا۔ لانگریوں کے یہ سب شعبدے دیکھ کر میرا جی متلانے لگا اور سر درد کا بہانہ کر کے میں کھانا کھائے بغیر لنگر سے اٹھ آیا۔

ہوسٹل کے جس کمرے میں مجھے جگہ ملی اس میں دس بارہ سکھ لڑکے اور بھی تھے۔ سونے سے پہلے انہوں نے اپنے کپڑے اتار دیئے۔ کچھ دیر ننگے ہو کر جسم کو ہوا لگائی اور پھر ایک ایک کچھا اور کھدر کی بنیان پہن کر بیٹھ گئے۔ پہلے انہوں نے اپنے کیس کھولے اور انہیں جھٹک جھٹک کر کنگھا کیا۔ پھر سرسوں کا تیل مل کر کنگھیاں جوڑے میں اڑسیں اور ان پر ململ کی پٹیاں سی باندھیں۔ داڑھیوں کے لانبے لانبے بالوں میں بھی انگلیوں سے مروڑ مروڑ کر کنڈل ڈال لیے۔ اس مشغلے سے فارغ ہو کر وہ بڑی دیر تک آپس میں فحش گفتگو اور دھینگا مشتی کرتے رہے۔

لنگر میں وہ آپس میں شرطیں لگا کر بیس بیس تیس تیس چپاتیاں چنے کی دال کے ساتھ کھا کر آئے تھے۔ اب رضائی میں لیٹ کر اگر ایک ڈکار لیتا تھا تو باقی سب بھی اس کے مقابلے میں زور زور سے ڈکارتے تھے۔ اگر ایک لڑکے سے باد شکم کا جو کچھ صادر ہوتا تھا تو دوسرے بھی بآواز بلند اس کا ساتھ دیتے تھے۔ رفتہ رفتہ کمرے کی فضا میں سڑاند کی کثافت رچ گئی۔ رضائی میں منہ سر لپیٹ کر بھی مجھے ساری رات ابکائیاں آتی رہیں۔

صبح دس بجے پرچہ تھا۔ پرچہ ختم ہوتے ہی میں امتحان کے ہال سے نکلا اور پیادہ چلتا ہوا غروب آفتاب کے قریب چمکور صاحب پہنچ گیا۔

اگلی صبح پھر میں چار بجے دوسرا پرچہ دینے روپڑ کے لئے پیدل روانہ ہو گیا۔ کرم بخش گھریلو ملازم مجھے نہر تک چھوڑنے آیا۔ شدید سردیوں کے دن تھے۔ چاروں طرف بڑی گہری دھند چھائی ہوئی تھی۔ گھاس پر کہرا جما ہوا تھا۔ گھپ اندھیرے میں درختوں کے جھنڈ چھپے ہوئے یوں نظر آتے تھے جیسے بہت سے ہاتھی سونڈ اٹھائے کھڑے ہوں۔ وقتاً فوقتاً گیدڑوں کے چیخنے کی آوازیں بھی آتی تھیں۔ ان کی چیخوں کے ساتھ گاؤں کے کتے بھی زور زور سے رونے لگتے تھے۔ ان دنوں سارے علاقے پر جگو ڈاکو اور اس کے گروہ کی دہشت بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کی شجاعت، سخاوت اور بے رحمی کے عجیب و غریب قصے زبان زد خاص و عام تھے۔ کبھی کبھی میرے دل میں ایک دبی دبی خواہش چوری چوری سر اٹھاتی تھی کہ اگر قسمت یاوری کرے اور جگو سنگھ ڈاکو مجھے پکڑ کر اپنے گروہ میں شامل کر لے تو میری زندگی کا بھی کوئی مقصد بن جائے۔

مجھے نہر تک پہنچا کر کرم بخش واپس لوٹ گیا۔ میں نے اپنی لاٹھی کندھے پر رکھی اور روپڑ کی طرف روانہ ہوا۔ کہنے کو تو میں روانہ ہو گیا لیکن در اصل میرے پاؤں میں سیسہ بھرا ہوا تھا۔ کچھ سردی اور کچھ خوف سے میرا انگ انگ برف کی طرح ٹھنڈا ہو رہا تھا اور آس پاس ذرا سی کھڑکھڑاہٹ سے دل اچھل کر گلے میں پھنس جاتا۔ ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ نہر کی پٹڑی کے عین درمیان دو انگارہ سی آنکھیں مجھے گھورتی نظر آئیں۔ میں نے کھانس کھانس کر اپنی لاٹھی زمین پر زور زور سے ماری تو جنگلی بلا "میاؤں" کر کے جھاڑیوں میں بھاگ گیا۔ چاروں طرف چھائے ہوئے سناٹے کے گنبد میں وہ "میاؤں" دیر تک صور اسرافیل کی طرح گونجتی رہی۔ دو چار گیدڑ بھاگتے ہوئے آئے اور میرا راستہ کاٹ کر گزر گئے۔ ایک درخت پر اتنی چمگادڑیں الٹی لٹکی ہوئی تھیں کہ شاخوں پر کالا کالا سائبان سا تن گیا تھا۔ میرے قدموں کی چاپ سے ان کے آرام میں خلل پڑا تو چند چمگادڑیں عجیب خوفناک آواز سے چلائیں۔ آگے گیا تو ایک گھنے درخت پر چند لنگور شاخ بہ شاخ اچھل کر قلابازیاں کھا رہے تھے۔ ایک لنگور بڑی عجیب بازیگری دکھا رہا تھا۔ درخت کی شاخ سے وہ اپنی دم لپیٹ کر جھولے کی طرح جھولتا تھا اور پھر فضا میں قلابازیاں کھاتا ہوا کسی دوسری شاخ کی طرف لپکتا تھا لیکن دوسری شاخ کو چھوئے بغیر وہ اسی طرح ہوا میں قلابازی کھا کر واپس لوٹتا اور حسب سابق پہلی شاخ کے ساتھ دوبارہ الٹا لٹک جاتا تھا۔ اس طرح کی لنگوری جست زندگی میں صرف اسی روز دیکھنا نصیب ہوئی۔ اس کے بعد یہ کرتب فقط امور ریاست اور سیاست اور صحافت ہی میں نظر آئے۔

دو تین جگہ مجھے بڑا جی چاہا کہ لوٹ جانے کو ٹھیلنے کا بہانہ۔ ہمت تو میری دیر سے جواب دے چکی تھی۔ اب جنگل اور لنگوروں کو اپنی راہ میں حائل دیکھا تو دل نے بے اختیار گواہی دی کہ جان ہے تو جہان ہے۔ چلیں امتحان کو گولی مارو اور آرام سے گھر واپس لوٹ چلو۔ ورنیکلر فائنل اگلے سال بھی ہو جائے گا۔ میں اسی کشمکش میں کھڑا تھا کہ سناٹے میں دور سے "ہری اوم" "ہری اوم" کی آواز لہرائی اور تاریکی میں ایک دھندلا سا سایہ ابھرا اور "ہری اوم، رام رام ست ہے" کی مالا جپتا تیز تیز میرے قریب سے گزر گیا۔ یہ گسودن پادھا تھا۔

گسودن پادھا چمکور صاحب کے ہندوؤں کا پروہت تھا۔ سکھ اور مسلمان بھی اس سے اپنے بچوں کی جنم پتریاں بنواتے تھے۔ نجوم اور رمل میں مہارت کے باعث سارے گاؤں کا شادی بیاہ کی تاریخ، سفر پر روانہ ہونے کی ساعت اور موت و حیات کی جملہ رسومات کا پروگرام وہی طے کرتا۔ عام بیماریوں کا علاج تو حکیم پنڈت رام کے سپرد تھا لیکن چیچک، خسرہ، پلیگ اور ہیضہ جیسے وبائی امراض پر گسودن پادھا کا کنٹرول تھا۔ اذان کی آواز پر وہ خالی ٹین بجانا شروع کر دیتا تاکہ بول سنائی نہ دیں۔ درود شریف سن کر وہ دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیتا۔ جب کبھی وہ ہمارے محلے سے گزرتا تھا تو مسلمان بچے زور زور سے درود شریف پڑھتے اس کے پیچھے ہو لیتے اور وہ کانوں میں انگلیاں دے کر تیزی سے بھاگنا شروع کر دیتا۔

گسودن پادھا کا معمول تھا کہ وہ صبح تین چار بجے اٹھ کر زور زور سے ہری اوم، رام رام ست ہے کی جاپ کرتا ہوا نہر پر جاتا اور گرمی ہو یا کڑاکے کی سردی ٹھنڈے پانی سے اشنان کر کے اپنا پوجا پاٹ شروع کرتا تھا۔ اس کے معمول میں ایسی باقاعدگی تھی کہ اس کے نہر پر جانے اور واپس آنے کی آواز لوگوں کے لئے ٹائم پیس کے الارم کا کام دیتی۔

میرے قریب سے گزر کر گسودن پادھا جب بندروں کے پاس پہنچا تو ان کا ایک ہجوم غفیر اس کے گرد جمع ہو گیا۔ ہنومان جی کی جے کار کر کے گسودن نے ایک پوٹلی کھولی اور بہت سی پوریاں بندروں کے سامنے ڈال دیں۔ پھر وہ نہر کے کنارے ایک پتھر کی سل پر بیٹھ گیا اور پانی کے گڑوے سر پر ڈال کر چھپا چھپ نہانے لگا۔

ایک ساٹھ ستر برس کے دبلے پتلے شخص سے ہنومان کی یہ شان مہمانی دیکھ کر میرے اسلام کی رگ حمیت بھی کسی قدر پھڑکی۔ میں چپکے سے لاٹھی گھماتا بڑے آرام سے بندروں کے پاس سے نکل آیا جن کی توجہ بہرحال پوریوں پر مرکوز تھی اور پھر گسودن پادھا سے کچھ دور رک کر اس کی رام رام کے جواب میں زور زور سے درود شریف پڑھنے لگا۔ پہلے تو وہ ادھر ادھر سر اٹھا اٹھا کر آواز کی سمت کا کھوج لگانے لگا اور پھر درود شریف کے الفاظ سن کر اس نے بڑی سختی سے دونوں کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ میں درود شریف بند کرتا تو وہ کان کھول دیتا اور جب دوبارہ پڑھنے لگتا تو وہ پھر انگلیاں ٹھونس لیتا۔ جی تو بہت چاہا کہ ہری اوم ہری اوم اور درود شریف کی آنکھ مچولی کا یہ کھیل جاری رکھوں لیکن میری منزل کھوٹی ہوتی تھی اس لئے میں با آواز بلند درود شریف کا ورد کرتا آگے بڑھ گیا۔ درود شریف پڑھتے پڑھتے میری رگوں میں جمی ہوئی برف پگھلنے لگی۔ پھر جسم میں ہلکی ہلکی حرارت کی ٹکور سی محسوس ہوتی اور اس کے بعد ایسا لگا جیسے میں نے الیکٹرک بلینکٹ اوڑھا ہوا ہے۔ جب میں امتحان کے ہال میں پہنچا تو خاصا پسینہ آیا ہوا تھا۔ میں نے آرام سے پرچہ کیا اور پھر ہال سے اٹھ کر درود شریف پڑھتا ہوا خراماں خراماں شام تک گھر واپس پہنچ گیا۔

امتحان کے باقی آٹھ دن بھی میں اسی لائحہ عمل پر بڑی پابندی سے کاربند رہا۔

جب نتیجہ نکلا تو ورنیکلر فائنل کا وظیفہ تو مجھے صرف دو برس کے لئے ملا لیکن درود شریف کا وظیفہ میرے نام تاحیات لگ گیا۔

یہ ایک ایسی نعمت مجھے نصیب ہوئی جس کے سامنے کرم بخش کے سارے "اچھے گر" ہیچ تھے۔ اس کے لئے نہ پرانی باؤلی میں رات کو دو دو پہر ایک ٹانگ پر کھڑا ہونا پڑتا تھا۔ نہ کنوئیں میں الٹا لٹک کر چلہ معکوس کھینچنے کی ضرورت تھی۔ نہ گنگا باڑی میں ڈھولوں کی تال پر لمبی لمبی دھمال ڈالنے کی حاجت تھی۔ نہ مراقبے کی شدت تھی نہ مجاہدہ کی صعوبت تھی۔ نہ ترک حیوانات، نہ ترک لذات، نہ تقلیل طعام، نہ تقلیل منام، نہ تقلیل کلام، نہ تقلیل اختلاط مع الانام، نہ وحشت کا ڈر، نہ وساوس کی فکر، نہ خطرات کا خوف۔ یہ تو بس ایک سخت طاؤس تھا جو ان دیکھی لہروں کے دوش پر سوار ناگہاں ہی آگے، اوپر ہی اوپر رواں دواں رہتا تھا۔ درود شریف نے میرے اندر کے سارے افقوں کو قوس قزح کی لطیف رداؤں میں لپیٹ لیا۔ گھپ اندھیروں میں کافوری شمعوں کی مہین مہین شعاعیں سی جگمگانے لگیں جنہیں نہ خوف و ہراس کی آندھیاں بجھا سکتی تھیں، نہ افکار و حوادث کے جھونکے ڈگمگا سکتے تھے۔ تنہائی میں انجمن آرائی ہونے لگی۔ بھری محفل میں حجروں کی خلوت سما گئی۔ دلشاد و شاد آباد جسم بیتاب گویا گلشن قفس سے بھی آزاد۔ سب سے بڑی بات یہ تھی کہ درود شریف کی برکت سے ایک ایسی قربت کا احساس جاری و ساری رہتا تھا جس کے پاؤں کی خاک اغواث اور اقطاب اور اوتاد اور ابدال کی آنکھ کا سرمہ، جس کے قدموں میں دنیا بھی کامران اور عقبیٰ بھی بامراد، جس کے ذکر کے نور سے عرش بھی سربلند اور فرش بھی سرفراز، جس کا ثانی نہ پہلے پیدا ہوا نہ آگے کبھی ہوگا اور جس کی آفرینش پر رب السموات الخالق الباری المصور نے اپنی صناعی کی پوری شان تمام کر دی۔

بلغ العلیٰ بکمالہٖ — کشف الدجیٰ بجمالہٖ
حسنت جمیع خصالہٖ — صلوا علیہ وآلہٖ

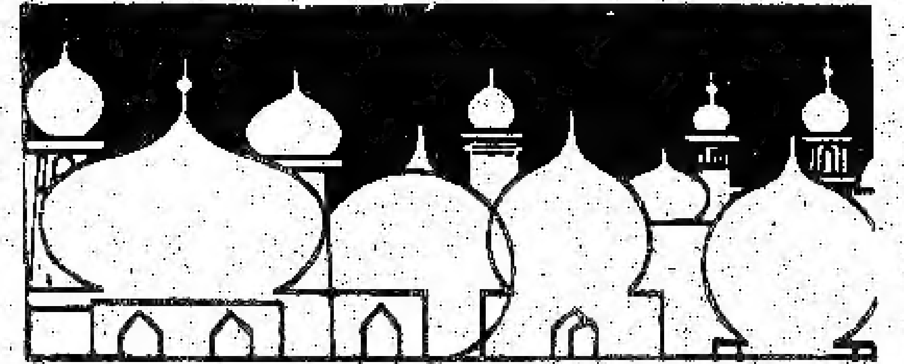

عید مبارک

SCARBOROUGH

3258 Lawrance Ave. East

(One block East of McCowan)

تازہ حلال گوشت۔ تازہ حلال مرغیاں

ہر قسم کی اعلیٰ گروسری۔ تازہ سبزیاں

SPICE TOWN

2210 Dundas Street West

(Near Jami Mosque)

Phone: (416) 532-8267

LISTENING

A
BETTER
WAY
TO
DO
IT!

JULTRUNG
SATURDAYS
CKMW RADIO 790
8A.M. TO 10A.M. — 6P.M. TO 8P.M.

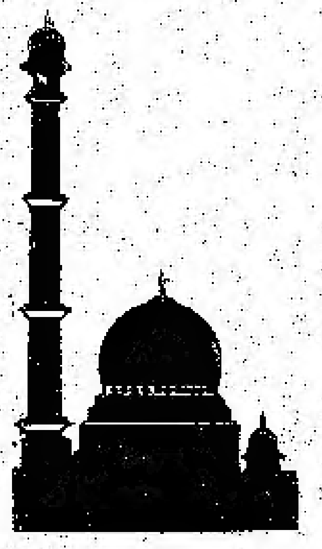

عید مبارک

کراچی میں طوفان باد و باراں سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 21 ہو گئی

ہسپتالوں میں ابھی ۳۵ زخمی زیر علاج ہیں

متاثرہ علاقوں میں بجلی کا کام شروع ہو گیا

[illegible]

پاکستان میں اسمگلنگ قومی صنعت کی شکل اختیار کر گئی ہے!

[illegible]

اداکار ننھا نے خودکشی کر لی

[illegible]

اداکار رفیع الدین عرف ننھا۔

[illegible]

برطانوی حکومت نے ذبیحہ اور کوشر پر پابندی نہ لگانے کا فیصلہ کر لیا

وزراء نے اینیمل ویلفیئر کونسل کی سفارشات منظور کرنے سے انکار کر دیا۔ فیصلہ کا سرکاری اعلان عنقریب ہوگا

[illegible]

موجودہ حکومت اور اس کی خارجہ پالیسی ناکام ہو چکی ہے: مولانا نورانی

ارجنٹائن کی طرح پاکستان میں بھی جنرلوں کا احتساب کیا جائے گا

[illegible]

جوتے صاف کرنے کی عبرتناک سزا

[illegible]

شہر اور شہری

[illegible]

You have much going for you with
RAZA KIZILBASH

- I bring to my work 10 years of experience;
- I am an active community social worker;
- You need someone who not only understands your needs but will also work to protect them.
- You can contact me at any time to discuss your particular needs, whether you are selling or buying.

LET A FRIENDLY PROFESSIONAL HELP YOU

ROBERT CASE Realty Limited

Bus: (416) 751-6533 — Res: (416) 751-8151

عید مبارک

Halal Beef, Lamb, Poultry & Groceries

تازہ حلال گوشت اور مرغیاں

ZABEEHA MEAT &
GROCERY STORE
1536 Warden Avenue
SCARBOROUGH
Tele: 445-1272

Fortnightly
al-hilal
50¢ Vol.15 No.6 June 10, 1986
Telephone: (416) 493-4374 474-9292
338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

صدر ضیا کی علیحدگی اور مڈٹرم الیکشن کا انعقاد ملک کی بقا کیلئے ضروری ہے۔ نور خان

وزیر اعظم جونیجو کا انتخاب اہم اور تاریخی کردار ادا کر رہے ہیں، کسی سیاسی جماعت میں شامل نہیں ہونگا

بھٹو سے دوستی تھی لیکن شخصیت پرست نہیں ہوں۔ بھٹو کو ۵ سال لگے لیکن بے نظیر نے حمایت کی تو انہیں تین سال بھی نہیں لگیں گے

سرحدوں کی موجودہ صورتحال کے پیش نظر فوج کے اداروں کی تباہی کا ملک متحمل نہیں ہو سکتا

انتخابات مقرر کرائے گئے تو قومی اداروں کی وفاداریاں تقسیم ہو جائیں گی — خصوصی انٹرویو

[illegible]

ہم انتہائی جنس کی کڑی نگرانی میں شب و روز گزار رہے ہیں

تحریک عدم اعتماد کی ناکامی کے خوف نے حکومت کو بیمار کر دیا ہے: عابدہ حسین

[illegible]

مرکز کے پاس صرف چار محکمے رہنے چاہئیں: وزیر اعلیٰ ارباب جہانگیر

کالا باغ ڈیم کے منصوبے سے بھی سرحد کو نقصان پہنچے گا تو ہم اسے کبھی قبول نہیں کریں گے

[illegible]

کراچی میں بدستور شدید گرمی، ۱۰۰ سے زائد افراد بے ہوش

تعلیمی اداروں اور دفاتر میں حاضری کم رہی، گرمی کی لہر مزید ۲۴ گھنٹے جاری رہے گی

[illegible]

حسن شیعہ کو فروخت کرنے والے ۲ افراد گرفتار

[illegible]

نیویارک میں پاکستان کی صنعتی و تجارتی نمائش

[illegible]

[illegible]

قومی اسمبلی کے بجٹ اجلاس میں...

[illegible]

قرآن کی برطانیہ میں شائع کی گئی تفسیر

کیلئے کافی ہیں: غلام احمد

[illegible]

صدر ضیا خود کو ناگزیر بتانا چاہتے ہیں، مولانا نورانی

[illegible]

میں نہیں کہ "لولی پاپ" سے بہل جاؤں: مصطفیٰ جتوئی

[illegible]

[illegible]

بھارت بے نظیر کی مدد نہیں کر رہا: راجیو

[illegible]

پاکستان انسانی حقوق کمیشن کا رکن منتخب ہو گیا

سب سے زیادہ ووٹ ملے، یہ میرے ملک کیلئے اعزاز ہے۔ شاہنواز

[illegible]

بیرون وطن پاکستانیوں کا ترجمان

پندرہ روزہ
ٹورانٹو (کینیڈا)
الہلال

سالانہ زرِ خریداری (برائے الہلال) ۱۷ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری (برائے کریسنٹ) ۳۰ ڈالر
سالانہ زرِ خریداری (برائے الہلال و کریسنٹ) ۴۰ ڈالر

Name ....
Address ....
....
....
Postal Code .... Telephone ....

زرِ خریداری کا چیک "کریسنٹ" کے نام لکھئے اور پتہ ذیل پر بھیجئے
338 Hollyberry Trail, Wilowdale, Ontario
Canada M2H 2P6 Ph: (416) 474-9292, 493-4374
اگر آپ اسلامی تحریک کا بین الاقوامی ترجمان "کریسنٹ" (انگریزی)
→ بطور نمونہ حاصل کرنا چاہیں تو یہاں نشان لگائیے

Managing Editor: M Lateef Owaisi